بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۳

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۷ ذوالقعدہ ۱۴۰۴ ہجری ۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش ۵ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل سے معدہ میں درد اور متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دینی و تربیتی مصروفیات

حضور انگریزی، فرانسیسی، اطالوی، سپینش اور روسی تراجم قرآن کے کام کی براہ راست نگرانی فرما رہے ہیں

یونیورسٹی آف لندن اور کیمبرج یونیورسٹی کے طلباء کے وفود کی حضور سے ملاقات

لندن سے حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی رپورٹ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے یورپین ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں انگلستان میں مقیم ہیں۔ الحمد للہ بالکل بخیریت ہیں۔ حضور روز و شب مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں حضور ہفتہ میں ایک بار نماز عصر سے نماز مغرب تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک سورۃ فاتحہ کا درس دیتے رہے۔ حضور یہ درس انگریزی زبان میں ہی ارشاد فرماتے تھے تاکہ حاضرین کی اکثر تعداد کے علاوہ انگلستان، یورپ اور امریکہ۔ کینیڈا اور افریقہ کے احمدی احباب ان درسوں سے استفادہ کر سکیں۔ حضور ہر دوسرے دن باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی فرما رہے ہیں۔ اسی طرح فرانسیسی اطالوی، سپینش اور روسی تراجم قرآن کی تیاری اور طباعت کے کاموں کی نگرانی بھی فرما رہے ہیں اور اردو۔ انگریزی۔ عربی اور دیگر زبانوں میں احمدیت کے متعلق لٹریچر کی تیاری اور طباعت و اشاعت کے عظیم پراجیکٹ پر بھی حضور براہ راست کام فرما رہے ہیں۔ انگلستان تشریف لانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر دو یورپین مراکز کے قیام کے لئے جو تحریک فرمائی تھی حضور براہ راست اس سلسلہ میں آنے والی تمام ڈاک، وعدہ جات، نقد اور زیورات کی پیشکش خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ حضور نے یورپ کے دو مراکز کے قیام کے لئے دس لاکھ پونڈ کی جو تحریک جاری فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت کے افراد نے اس پروانہ وار رنگ میں لبیک کہا ہے مخلص اور فدائی خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے زیورات کے سیٹ تحریک کے لئے پیش کر دیئے ہیں قربانی کا ایک عظیم اور ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ مخلصین نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر قربانی پیش کی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کے جذبات کی قدر فرماتے ہوئے ان کی پیشکش کا صرف ایک حصہ لے کر باقی رقم واپس کروا دی ہے۔ ان مراکز میں سے انگلستان میں قائم کئے جانے والے مرکز کے لئے مجوزہ جائدادوں میں سے بعض کا حضور نے معائنہ بھی فرمایا ہے۔

روزانہ کی ڈاک سینکڑوں خطوط پر مشتمل ہوتی ہے۔ حضور ساری ڈاک خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اکثر خطوط کے جوابات خود لکھواتے ہیں اور بہت سے خطوط کا اپنے دست مبارک سے جواب رقم فرماتے ہیں۔

عید الفطر

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے رمضان المبارک کے ایام میں حضور ہفتہ میں ایک بار نماز عصر کے بعد درس قرآن کریم دیا کرتے تھے آخری روزہ کے دن حضور نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ یہ دعا بہت رقت آمیز ماحول میں ہوئی۔ اگلی صبح عید الفطر کی نماز کے لئے بیت الفضل کے علاوہ ناصر ہال، محمود ہال، اور وسیع و عریض شامیانوں کا انتظام کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے حاضرین کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ملحقہ ٹینس کورٹ میں بھی احمدیوں کی کثیر تعداد نے نماز عید پڑھی۔ یہ عید بھی ایک تاریخی عید تھی عید کی مسرتوں کے ساتھ ساتھ ایک غمناک ماحول تھا۔ حضور نے عید کے دینی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو ان آسمانی بشارتوں سے مطلع فرمایا جو غم کے بعد دائمی خوشیوں کی نوید لے کر آ رہی ہیں۔

حضور نے ازراہ شفقت ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے تمام احمدی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور خود تمام احباب کے پاس پہنچتے رہے۔

ملاقاتیں

مصروفیات کے پیش نظر حضور نے عمومی ملاقاتیں تو بند کی ہیں لیکن غیر از جماعت دوست جو جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حضور سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اسی طرح یونیورسٹیوں کے طلباء کے وفود اور ایسے احمدی احباب جو ملک سے باہر جا رہے ہوتے ہیں روزانہ مختلف تعداد میں آتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ کیمبرج یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف لندن کے طلباء دو بار ایک گروپ کی شکل میں آ کر احمدیت کے متعلق حضور سے سوالات دریافت کرتے رہے۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

ولادت باسعادت

اور درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا النور احمد صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کو دو بیٹوں عزیزم مرزا رضوان احمد اور عزیزم مرزا عثمان احمد کے بعد ۲ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعرات بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "نداء النصر" رکھا ہے عزیزہ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کی پوتی اور قدرت ثانیہ کے مظہر رابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ (آمین)

○ ربوہ ۳ ظہور/اگست۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں انہوں نے احباب جماعت کو اپنی فکری، علمی، ذہنی اور روحانی استعدادوں اور صلاحیتوں کو جماعت کے لئے وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر ان ایام میں خشوع و خضوع سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں انہوں نے ان امور کا ذکر فرمایا جنہیں ملحوظ رکھ کر دعائیں کرنے سے دعاؤں کی قبولیت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

محترم مولانا صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ جن حالات میں سے گزر رہی ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہر احمدی اپنی ذہنی، فکری، علمی اور روحانی صلاحیتوں اور استعدادوں کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دے اور ہر احمدی اپنی ذہنی سوچ کو جماعت کی ترقی و بہبود اور استحکام کی باتیں سوچنے میں لگا دے اور

(باقی صفحہ ۵ پر)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۷ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش

نئی اخوت کا قیام اور اس کی ہمہ گیر نوعیت

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد بہت ہی عظیم الشان ہے اور وہ ہے دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کر کے نوعِ انسانی کو دینِ واحد پر جمع کرنا۔ اس عظیم مقصد کے پیشِ نظر جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے واضح فرمایا ہے جملہ افرادِ جماعت میں دو باتوں کا ہونا بس ضروری ہے اوّل۔ ہمدردیٔ نوعِ انسان کا بے پناہ جوش دوسرے جماعتی اتحاد و اتفاق اور باہمی محبت و اخوت کا بے مثال عملی نمونہ۔ ان دونوں باتوں کے بغیر ہمارے ذریعہ دینِ حق کے عالمگیر غلبہ کا منصۂ شہود پر آنا ممکن نہیں ہو سکتا۔

اس کی وجہ ظاہر و باہر۔ اگر ہمارے اندر ہمدردیٔ نوعِ انسان کا بے پناہ جوش نہ ہو تو ہمیں انہیں حق کی طرف دعوت دینے اور اس راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ مزید برآں اگر ہم میں اتفاق و اتحاد نہ ہو اور ہمارے درمیان محبت و اخوت کا جذبہ کار فرما نہ ہو بلکہ آپس کے جھگڑوں اور مناقشات میں ہی ہماری توانائیاں صرف ہونے لگیں تو اس صورت میں ہمارے لئے دینِ حق کو ساری دنیا میں پھیلانے کی جدوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہ صرف یہ کہ قیامِ جماعت کے وقت ان دونوں باتوں پر بہت زور دیا بلکہ حضرت اقدس اپنی حیاتِ طیبہ کے آخری سانس تک ان دونوں باتوں کی اہمیت بڑی شد و مد کے ساتھ ہمارے ذہن نشین کراتے چلے گئے۔

اس تعلق میں فی الوقت ہم جماعتی اتحاد و اتفاق اور باہمی محبت و اخوت سے متعلق سیدنا حضرت اقدس کے بعض اہم ارشادات ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے شروع ہی میں باہمی محبت و اخوت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں وہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید کو اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی (صداقت کی) جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

حضرت اقدس نے محبت و اخوت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اپنے احباب کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان از سرِ نو محبت و اخوت کا رشتہ قائم کیا ہے۔ انہیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ ایک روحانی باپ کی اولاد اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ اس لئے انہیں باہم صلح و صفائی سے رہنا چاہیئے اور اپنے مابین کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے ..... خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور تم ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۹)

باہم محبت و اخوت پر حضرت اقدس نے اس درجہ زور دیا کہ یہاں تک فرمایا کہ آپ کے متبعین کے درمیان کوئی مغائرت باقی نہیں رہنی چاہیئے۔ حتیٰ کہ ان کو اس طرح ایک ہو جانا چاہیئے۔ جس طرح دو سگے بھائی باہم قربت کی وجہ سے وجودِ واحد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔" (کشتی نوح)

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفےٰ محبوبِ ذاتِ کبریا تم ہو
تمہاری روشنی ہے ہر طرف شمس الضحیٰ تم ہو

خد و خالِ الوہیت اُجاگر کر دیئے تم نے
صفاتِ حق ہیں جس میں منعکس وہ آئینہ تم ہو

وہ جس نے تم کو دیکھا اُس نے دیکھا ذاتِ باری کو
خدا شاہد کہ مصداقِ حدیثِ مَنْ رَاٰ تم ہو

تمہارا ہی تھا نُور اوّل، تمہارا ہی ظہور آخر
ازل کی ابتداء تم ہو ابد کی انتہاء تم ہو

شناور ہو تمہی تو بحرِ عرفانِ الٰہی کے
تمہیں فیّاضِ فطرت ہو حقیقت آشنا تم ہو

ترحم اور دلداری، مساوات اور رواداری
محاسن کی تجلّی کا عجائب سلسلہ تم ہو

پہنچ سکتا نہیں کوئی بشر دربارِ مولا تک
مگر اس کی رسائی کا فقط ایک واسطہ تم ہو

تمہارے در پہ آنکھیں لگ رہی ہیں اہلِ حاجت کی
غریبوں بیکسوں محنت کشوں کا آسرا تم ہو

وہ جس نے کذب کی لعنت مٹا دی قلبِ عالم سے
وہ جس نے راستی کا بول بالا کر دیا تم ہو

ستائش بندۂ عاصی کرے کیا مقدرت اُسکی
خدا جس کا ثنا خواں ہے وہ محبوبِ خدا تم ہو

سلیم زار پر بھی ہو کرم کی اک نظر آقا
وہ محتاجِ شفاعت، شافعِ روزِ جزا تم ہو

(سلیم شاہجہانپوری از کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ قرآن:

قسط اوّل

قرآنِ کریم کی اخلاقی تعلیم

مکرم نعمت اللہ بشارت، رکن صیغہ زود نویسی ربوہ:

کسی شخص کی روح میں پاکیزگی ہے یا ناپاکی، اس بات کی پہلی اور سب سے عام کسوٹی اس کے اخلاق ہوتے ہیں۔ دل کی مثال دریا کی سی ہے اور باقی اعضاء کے افعال و حرکات نہریں۔ جیسا پانی دریا میں ہوگا ویسا ہی نہروں میں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اخلاق اچھے ہوں اور افعال و حرکات خراب ہوں یا اخلاق بُرے ہوں اور افعال و حرکات درست ـــ بہرحال اخلاق اور افعال و حرکات کی مطابقت ضروری ہوتی ہے۔

اخلاق کا مبدء اور مآخذ:

انسان کی طبعی حالتیں جن کا سرچشمہ نفسِ انسانی ہے۔ انسانی اخلاقی حالتوں سے الگ نہیں۔ بلکہ وہی طبعی حالتیں تربیت سے اخلاقی حالتیں ہو جاتی ہیں۔ جب تک یہ فطری قویٰ اور طبعی حالتیں اخلاقی رنگ اختیار نہ کریں اس وقت تک کسی انسان کو بھی قابلِ تعریف نہیں بتاتیں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"طبعی حالات اخلاقی حالات سے کچھ الگ چیز نہیں بلکہ وہی حالات ہیں جو تعدیل اور موقع اور محل پر استعمال کرنے سے، اور عقل کی تجویز اور مشورہ سے کام میں لانے سے اخلاقی حالات کا رنگ پکڑ لیتے ہیں۔ اور قبل اس کے کہ وہ عقل اور معرفت کی، اصلاح اور مشورہ سے صادر ہوں گو وہ کیسے ہی اخلاق سے مشابہ ہوں درحقیقت اخلاق نہیں ہوتے بلکہ طبیعت کی ایک بے اختیار رفتار ہوتی ہے ـــ جیسا کہ اگر ایک کتے یا بکری سے اپنے مالک کے ساتھ محبت یا انکسار ظاہر ہو تو اس کتے کو خلیق نہیں کہیں گے۔ اور نہ اس بکری کا نام مہذب الاخلاق رکھیں گے۔ اسی طرح ہم ایک بھیڑیئے یا شیر کو ان کی درندگی کی وجہ سے بدخلق نہیں کہیں گے۔ بلکہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اخلاقی حالت محل اور سوچ اور وقت شناسی کے بعد شروع ہوتی ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۰)

انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں یعنی نفس امّارہ، نفس لوّامہ ـــ نفس مطمئنہ۔ انہی تین سرچشموں کے مطابق ہی اصلاح کے بھی تین طریق ہیں۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اوّل ـــ یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں اور نہ کتوں کی طرح مردار خوار ہوں اور نہ کوئی بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے ادنیٰ درجہ کی اصلاح ہے۔ یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیئر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھانا ہو تو پہلے ادنیٰ ادنیٰ اخلاق انسانیت اور طریق ادب کی ان کو تعلیم دی جائے۔

دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان سب کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔ یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷، ۳۲۸)

بااخلاق کون ہے!

قرآنی اصطلاح کے مطابق جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ بااخلاق ہے اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں گی وہ بداخلاق ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ"

کہ جن کے وزن زیادہ ہوں گے۔ یعنی نیکیاں زیادہ ہوں گی۔ وہ خوشی والی زندگی میں ہوں گے اور جن کے اعمال کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ یعنی نیکیاں کم ہوں گی ان کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔

اخلاق کی تکمیل:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شریعت کی تکمیل ہوئی۔ دین مکمل ہوا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ تکمیلِ دین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ"

کہ آج تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی ہے (یعنی شریعت کی نعمت)

تو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین کی تکمیل ہوئی اسی طرح اخلاق کے اعلیٰ مدارج کی تکمیل بھی آپ کے ذریعہ ہی ہوئی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ"

(موطا باب حسن الخلق)

کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ جو اخلاق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ان کی مثال نہیں ملتی۔ حلم، شجاعت، شفقت علیٰ خلق اللہ، رحمۃ للعالمین، عفو و درگزر، سخاوت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ، ـــ سب اخلاقِ حسنہ میں آپ یکتا نظر آتے ہیں۔ اور خلقِ عظیم کے اعلیٰ مقام پر فائز ـــ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔

المختصر یہ ہے کہ قرآن کریم میں جملہ اخلاق حسنہ جن کا ذکر ہوا ہے۔ ان کا عملی نمونہ بدرجہ اتم آپ میں ہی پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نہایت جامع رنگ میں فرمایا:۔

"كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ"

کہ آپ کے اخلاق قرآن کریم میں بیان شدہ اخلاق کے عین مطابق ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ سے متعلق حضرت انسؓ سے روایت ہے:۔

"عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خُلقاً"

(مسلم کتاب الفضائل)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

دین حسنِ اخلاق کا نام ہے:

ایک حدیث میں آتا ہے:۔

"جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الدِّيْنُ۔ قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ۔ فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ يَمِيْنِهٖ: فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الدِّيْنُ: قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهٖ فَقَالَ مَا الدِّيْنُ۔ فَقَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ۔ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ مَا الدِّيْنُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ وَقَالَ اَمَا تَفْقَهُ هُوَ اَنْ لَا تَغْضَبَ وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشُّؤْمُ قَالَ سُوْءُ الْخُلُقِ۔"

(احیاء العلوم صفحہ ۴۰ جزء ثالث)

کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پاس سامنے کی طرف سے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ دین کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھے اخلاق۔ پھر اس نے دائیں جانب سے یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ حسن الخلق پھر اس نے بائیں جانب سے یہی سوال کیا آپؐ نے فرمایا۔ حسن الخلق۔ پھر وہ شخص آنحضرتؐ کے پیچھے سے آیا اور سوال کیا۔ دین کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تجھے سمجھ نہیں آتا۔ دین یہ ہے کہ تو غصہ نہ کرے پھر اس نے کہا ما الشوم۔ آپؐ نے فرمایا۔ برے اخلاق۔

اخلاق کی اقسام:

اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں:۔

(۱) ایسے اخلاق جن کے ذریعہ انسان برائی چھوڑتا ہے۔

(۲) ایسے اخلاق جن کے ذریعہ انسان نیکی۔ خیر۔ بھلائی اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ اخلاق کی اس تقسیم سے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اخلاق دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ایصالِ خیر پر قادر ہوتا ہے۔ اور ترکِ شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچاوے۔ یا نقصان رسانی اور کسرِ شان کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایصالِ خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے مال یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے۔

یا اس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے یا اگر کسی نے اس پر کوئی ظلم کیا تھا۔ تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے درگذر کر سکے اور اس طرح اس کو ایسی سزا دے سکے جو حقیقت میں اس کے لئے سراسر رحمت ہے۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۰ ص ۳۳۹، ص ۳۴۰)

قرآن میں بیان شدہ اخلاق عالیہ

قرآن میں بیان شدہ اخلاق یعنی وہ اخلاق جن سے مومنوں کو متصف ہونا چاہیئے درج ذیل ہیں۔

۱۔ اصلاح بین الناس۔
۲۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔
۳۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک۔
۴۔ غرباء کی دیکھ بھال۔
۵۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔
۶۔ امانت ۷۔ ایثار
۸۔ توکل ۹۔ حسن ظن
۱۰۔ صداقت ۱۱۔ شکر
۱۲۔ عفو ۱۳۔ صبر
۱۴۔ عدل و احسان ۱۵۔ ایفائے عہد
۱۶۔ مہمان نوازی ۱۷۔ پاک دامنی
۱۸۔ غض بصر ۱۹۔ تعاون باہمی
۲۰۔ نیکیوں میں مسابقت
۲۱۔ صلہ رحمی ۲۲۔ والدین سے حسن سلوک
۲۳۔ ماتحتوں سے حسن سلوک۔
۲۴۔ تواضع۔
۲۵۔ ہمسایہ سے حسن سلوک۔
۲۶۔ بشاشت۔ ۲۷۔ صفائی۔
۲۸۔ غصہ پر قابو پانا۔

اخلاق سیّئہ

اخلاق سیّئہ جن سے مومنوں کو بچنا چاہیئے قرآن کریم کی رو سے مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ بخل۔ ۲۔ بد گمانی۔
۳۔ عیب لگانا۔ ۴۔ لوگوں کے برے نام رکھنا۔
۵۔ تحقیر تمسخر۔ ۶۔ حسد۔
۷۔ فضول خرچی۔ ۸۔ لغو باتیں۔
۹۔ بغیر علم کے کسی بات کا کرنا۔
۱۰۔ غیبت ۱۱۔ جھوٹ
۱۲۔ خیانت ۱۳۔ بدظنی
۱۴۔ چوری ۱۵۔ مایوسی
۱۶۔ زنا ۱۷۔ عداوت

اخلاق حسنہ اور اخلاق سیّئہ کا مختصراً ذکر کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک پر اگر مختصر بھی لکھا جائے تو اس کے لئے ایک بہت بڑے مقالہ کی ضرورت ہے۔ ذیل میں صرف چند ایک اخلاق حسنہ و اخلاق سیّئہ کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

خدا تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ۔

(آل عمران آیت ۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں

۱۔ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
۲۔ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
۳۔ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

ان تین صفات کی بناء پر اُمّت محمدیہ کو خیر امت کا لقب دیا گیا ہے۔

پھر فرمایا:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

(آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خیر کا مفہوم بڑا وسیع ہے اس میں تمام عمدہ عقائد اور اخلاق و اعمال داخل ہیں۔ اس آیت میں سب مومنوں کو خطاب ہے مگر دین کی اشاعت کا فریضہ صرف ایک جماعت پر واجب قرار دیا ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق ایک بنیادی اصول

حدیث شریف میں آتا ہے:۔

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔"

(مسلم کتاب الایمان)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو برائی دیکھے اور اس میں طاقت ہو تو اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر اس میں طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا منائے اور یہ کمزور ترین ایمان کی حالت ہے۔

رسول کریمؐ نے نیکی کی طرف بلانے والے کا ثواب بھی نیکی کرنے والے جتنا مقرر فرمایا جس سے نیکی کی طرف بلانے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

"حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے۔ اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس سے اس کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے..... دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے یَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ مومنوں کی شان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلامت اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۴۲۳، ص ۴۲۴)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہم بخل اور کینہ اور حسد چھوڑ دو

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن کریم کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید، محبت و اطاعت باری۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے۔ جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیت کریمہ یہ ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی۔

پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں کوئی بھی توکل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیت خاصہ کے ہر ایک حق اسی کا ہے۔ اس طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے مؤدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور اس کے جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔

بعد اس کے اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔

اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرو۔ اور اس کی آزار کے عوض تو اس کو راحت پہنچاؤ اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرو۔

پھر بعد اس کے اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو۔ جیسے شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو۔ بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشو و نما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھے کسی قسم کی شکر گذاری یا دعا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے سرزد ہو۔

عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں کے جو میری اس کتاب میں درج ہیں باستثناء اس شخص کے کہ بعد اس کے خدا تعالیٰ اس کو رد کر دے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو لیکن جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے اس کی پرواہ نہ کرو۔

چاہیئے کہ (دین) کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اور قرآن و حدیث کے مقابل پر ایک جہاں عقل و دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو کہ یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو۔ اور (دین) کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۴۵۲ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۲)

(مرسلہ:- روشن الدین احمد واقف زندگی ربوہ)

"رپورٹ" (صفحہ اول سے آگے)

مجلس عرفان

انگلستان تشریف لانے کے بعد حضور روزانہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں بیت الفضل میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور تمام حاضر احباب کے سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے ہیں رمضان المبارک میں یہ سلسلہ روکا گیا تھا لیکن عید کے بعد سے یہ سلسلہ پھر شروع ہے۔ احباب جماعت انگلستان بڑی محبت اور خلوص سے اس مجلس میں حصہ لیتے ہیں۔ لندن اور نواحی بستیوں سے اور برطانیہ کی دیگر جماعتوں سے بھی احباب اور خواتین اس مجلس میں شرکت کی غرض سے تشریف لاتے ہیں۔ مستورات کے لئے الگ انتظام ہے ان کو بھی یہ سہولت ہے کہ براہ راست مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ جو سوال چاہیں پوچھ سکتی ہیں۔

کلوزڈ سرکٹ ٹیلی ویژن کا بھی انتظام ہے اور وڈیو کا بھی۔ لندن کی جماعت کے بعض مخلصین بڑے ذوق اور شوق سے طوعی طور پر یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

"اخبار احمدیہ" (صفحہ ۱ سے آگے)

اس سوچ کا جو حاصل ہو وہ جماعت کی جھولی میں ڈال دے۔ انہوں نے کہا کہ ہر احمدی اپنے دینی و دنیاوی علوم کا اثاثہ اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ دوسروں کو بھی اس استفادہ میں شریک کرے تا جماعت کا علمی معیار ترقی کرے۔

روحانی استعدادوں کے وقف کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے محترم مولانا صاحب نے دعاؤں کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی و طاقت کا راز عاجزانہ دعاؤں میں ہے اس لئے کہ الٰہی جماعتوں پر آنے والے ابتلاؤں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تا غیر اللہ کے ساتھ جو ادنیٰ پیوند انسانی فطرت قائم کر لیتی ہے اس کا مکمل انقطاع ہو اور بندے کا خدا سے اٹوٹ تعلق قائم ہو جائے جس کے لئے دعا سب سے زیادہ کارگر ہوتی ہے۔

وہ امور جو دعاؤں کی قبولیت میں ممد و معاون ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دعاؤں میں شدت اس وقت پیدا ہوگی اور وہ خدا کی بارگاہ میں اس وقت شرف قبولیت پائیں گی جب اپنے اضطرار اور بے چارگی کے احساس کے مقابل پر اللہ کی نصرت و رحمت کا کامل یقین پیدا کیا جائے۔ صدقات دیئے جائیں۔ کثرت سے درود شریف اور استغفار کیا جائے۔ نیز اپنی بعض نیکیوں اور قربانیوں کا خدا تعالیٰ کو واسطہ دے کر قبولیت کی بھیک مانگی جائے۔

خطبہ کے آخر میں انہوں نے کہا کہ دعاؤں میں جماعتی اغراض کو سامنے رکھا جائے اور خصوصاً اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود کو اپنی مناجات میں مقدم اور پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے جملہ مقاصد عالیہ کو آسمانی ذرائع سے پورا فرمائے اور حضور کی کامیاب مراجعت کے جلد تر اسباب پیدا فرماوے۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

آپ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ یہ امر ذہن نشین کرایا کہ روحانی رشتہ جسمانی رشتہ سے مقدم ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو جن کے درمیان خدا تعالیٰ نے روحانی رشتہ قائم کر کے انہیں بھائی بھائی بنایا ہے چاہیئے کہ وہ ہر قسم کی مغائرت کو درمیان سے اٹھا کر باہم ایسے ایک ہو جائیں کہ گویا وہ ایک وجود کی حیثیت اختیار کر لیں اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آئیں۔ چنانچہ فرمایا:-

جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۴)

ہمہ گیر توحید کی اس اخوت کے جو سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمارے درمیان قائم فرمائی ہے بہت سے عملی تقاضے ہیں۔ ان تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی اس اخوت کی حفاظت کرنا اور اخوت کے اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط بنانا ہم سب کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ اس کے بغیر ہم قیام جماعت کے عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے والے شمار نہیں ہو سکتے۔ اخوت کے ان عملی تقاضوں پر ہم کسی آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی یاد میں

— از مکرمہ عطیہ ملک ایم۔ اے شیخوپورہ —

الفضل میں حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر پڑھ کر دل کی عجیب سی کیفیت ہوئی دکھ کی اٹھتی ہوئی لہر نے سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیسی پیاری اور مہربان ہستیاں اس قدر دور ہو گئیں۔ نگاہوں کے سامنے بہت برس پہلے کے نظارے گھوم گئے۔ جب خاکسار جماعت ششم کی طالبہ تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر میری ڈیوٹی بطور معاونہ مرکزی تقسیم روٹی کے شعبہ میں لگی ہوئی تھی۔ جب ڈیوٹی پر پہنچی تو محترمہ فیض صاحبہ نے مجھے منتظمہ کے فرائض سونپ دیئے۔ کیونکہ منتظمہ صاحبہ بوجہ مجبوری ڈیوٹی دینے سے قاصر تھیں۔ مرکزی نگران اعلیٰ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ (مرحومہ) تھیں جنہیں ہم سب پیار اور ادب سے آپا جان کہتے تھے انہیں جب معلوم ہوا کہ منتظمہ چھٹی کلاس کی طالبہ ہے تو وہ بہت حیران اور محظوظ ہوئیں اور ہنس کر فرمانے لگیں۔ یہ ننھی سی منتظمہ! اتنا زیادہ کام اس بچی کے بس کی بات نہیں مگر محترمہ فیض صاحبہ کی اس یقین دہانی پر کہ یہ بچی بڑی ذمہ دار اور کام کرنے والی ہے تو ہنس کر مان گئیں۔ حضرت آپا جان ڈیوٹی پر موجود سب ہی کا بہت خیال رکھتیں اور بڑی ہی شفقت سے پیش آتیں۔ انہوں نے مجھے خود بڑی شفقت سے سارا کام سمجھایا۔ جب بھی میں رپورٹ دینے جاتی ہنس کر فرماتیں "لو بھئی ننھی منتظمہ آگئی ہے"۔ ڈیوٹی کے دوران جب زیادہ رات ہو جاتی تو میرے ساتھ کسی کو بھجوا دیتیں کہ اکیلے میں ڈر نہ لگے۔

تقسیم روٹی کے وقت محترمہ آپا جان ہمارے پاس کرسی پر تشریف فرما ہوتیں اور کام کے ساتھ ساتھ پیاری پیاری نصیحتوں سے بھی نوازتیں۔ اکثر کام میں خود بھی مدد کیا کرتیں۔ ایک دن میں نے عرض کی "آپا جان آپ رہنے دیں" تو فرمانے لگیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

لہذا مجھے بھی تمہارے ساتھ کام کرنے کا پورا حق بنتا ہے

ان کے دفتر میں اگر کوئی کھانے کی چیز آتی تو میرا حصہ اس میں ضرور رکھتیں ایک مرتبہ مہمانوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ مجھے بہت دیر ہو گئی تو میں گھبرا گئی۔ حضرت آپا جان فرمانے لگیں کہ ٹھہرو میں مالی کو بلاتی ہوں تم کو گھر چھوڑ آئے گا لیکن پھر بعد میں مس فیض صاحبہ مجھے گھر کے قریب تک چھوڑنے آئیں۔

حضرت آپا جان کی اس شفقت کی وجہ سے میں دوران طالب علمی (بی۔ اے) تک اسی مقام پر ڈیوٹی دیتی رہی۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا آپ خاص خیال رکھا کرتی تھیں اور ہمیں بھی بہت تاکید کرتیں اور فرماتیں دیکھو جلی ہوئی روٹیاں علیحدہ کر دیا کرو۔ مہمانوں کے واسطے صاف روٹی بھیجا کرو۔ کہیں کوئی بیمار نہ ہو جائے۔ اکثر فرماتی تھیں کہ یہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مہمان ہیں لہذا انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔

غرض آپ کے اوصاف حمیدہ اور اعلیٰ اخلاق کی کوئی حد نہ تھی۔ مہمان عورتوں کے ساتھ بہت خوش خلقی سے ملتیں اور ان کا حال احوال بڑی خندہ پیشانی سے دریافت فرماتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری پیاری آپا جان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور اپنی رحمتوں کی بارش آپ پر برسائے آمین

حقیقی خوشی کا موجب:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۷۶)

قرآن کریم کا ارفع مقام غیروں کی نظر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم محمد افتخار احمد چوہدری صاحب ربوہ)

کونٹ لیو ٹالسٹائی (روسی فلاسفر) نے لکھا ہے:۔

"قرآن ایک مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت اسکے پیروؤں کا خیال ہے کہ اسے خدا نے نازل کیا ہے یہ کتاب عالم انسانی کی راہنمائی کے لئے ایک بہترین رہبر ہے۔ اس میں تہذیب شائستگی۔ تمدن۔ معاشرت اور اصلاح اخلاق کے لئے ہدایت ہے۔ اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی ریفارمر پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کی راہنمائی کے لئے کافی تھی۔ ان فوائد کے علاوہ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی تھی جبکہ ہر طرف فساد اور آتش کے شرارے بلند تھے اور خونخواری اور ڈاکہ زنی کی تحریک جاری تھی اور فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ تھا اس وقت اس کتاب نے ان تمام گمراہیوں کا خاتمہ کر دیا تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔"

("دی رائٹ آف ریلیجن" صفحہ ۱۴۸)

۲۔ مسٹر ٹامس کارلائل نے لکھا ہے:۔

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت اس کے پیروؤں کا عقیدہ ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوئی جب کہ طرح طرح کی گمراہیاں مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں انسانیت اور شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان مٹ چکا تھا ہر طرف بے چینی اور بدامنی نظر آتی تھی اور نفس پرستی کی تاریکیوں کا طوفان امڈ آیا تھا قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون اور محبت کے جذبات پیدا کئے۔ بے حیائی کی تاریکی کافور ہو گئی اور ظلم و ستم کا بازار سرد پڑ گیا ہزاروں گم کردہ راہ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ بے شمار وحشی لوگ انسان بن گئے اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہلوں کو عالم اور ظالموں کو رحم دل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جو آج چالیس کروڑ شخصوں پر حکومت کرتی ہے اور وہ اس کی تعظیم کے لئے وقف ہیں۔"

("دی پاپولر ریلیجن آف ورلڈ" صفحہ ۱۵۰)

۳۔ مسٹر ایڈورڈ گبن مشہور مورخ لکھتا ہے:۔

"ہر انصاف پسند شخص اس حقیقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ہے اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کیا اور قتل اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔"

("ہسٹری آف دی ورلڈ" صفحہ ۴۸۸)

۴۔ پروفیسر ریورنڈ باسورتھ سمتھ عیسائی مؤرخ لکھتا ہے:۔

"علم تاریخ میں یہ ایک بے مثال بات ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک ہی وقت میں تین چیزوں کی کامیاب بنیاد ڈالی۔

۱۔ قوم کی ۲۔ سلطنت کی ۳۔ اور مذہب کی۔

ایک شخص جو نہ لکھ سکتا ہے نہ پڑھ سکتا ہے اس نے دنیا کو ایسی کتاب دی جو ایک ہی وقت میں نظم بھی ہے۔ قانون بھی ہے اور کتاب الدعا بھی ہے اور بشارتوں کی مقدس کتاب بھی ہے اور تمام نسل انسانی کا چھٹا حصہ اس کی طرز تحریر سچائی اور مقبولیت کو ایک زندہ معجزہ سمجھتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس ایک معجزے کا دعوےٰ کیا تھا اور اسے قائم و دائم معجزہ قرار دیا اور یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔" ("محمد اینڈ محمدازم" صفحہ ۱۴)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جبوب مفید اٹھرا -/۳۰ ، اکسیر اولادِ نرینہ -/۳۵ ، زد جام عشق -/۶۰ ، تریاقِ بواسیر -/۱۵ ، اکسیر پائیوریا -/۶ ،
تریاقِ معدہ -/۱۲ ، تریاقِ دمہ -/۲۰ ، روشن کاجل -/۵۰ ، سُرمہ جواہر -/۳ ، پیامِ نور -/۱۴ ،
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون : 634

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جاپان سے کاروبار کے متمنّی حضرات متوجہ ہوں!
جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں!
Minochan CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU
Cable:- MINOCHANN TOKYO —
TOKYO-153- JAPAN.

جدید فیشن کے مطابق
-• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
-• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ہمارے ہاں ہر قسم کا فرنیچر جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے۔ اہل ربوہ کے لئے قیمتوں میں
خصوصی رعایت
اے ون فرنیچر
سراج مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی
فون 6/7 0 0 0

آیئے — آزمائیے
ہر قسم کی گھڑیوں کی مرمت و نئی گھڑیوں کا
-مرکز-
انصاف واچ ہاؤس ربوہ
چوک یادگار۔ نزد دارالضیافت ربوہ
پروپرائٹر: (نعیم احمد ندیم)

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل
کیلئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر سٹور
۵۴، فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور: فون: 410617

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علیم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ، چوک کسیر ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط
دانت
○ جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
○ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
○ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگتا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک
نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
فون 543

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر
410974
41864 6
رہائش
41864 5

★ ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ★ ۱۰۔ شادمان کالونی لاہور
★ ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر: ـــــ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے
سویڈن، ڈنمارک۔ غرض
دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ٹکٹ
اور بکنگ کے لیے ہماری خدمات
حاضر ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ آپکی بہتر خدمت اور بہتر
سہولت سے متمنی
المحمود ٹریولز رجسٹرڈ
گورنمنٹ لائسنس نمبر ۵۶۴
فون نمبر ۴۹۳
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

HEARTONE COURSE
مقوی دل کورس

مکمل	200/-
آزمائشی	20/-
INTERNATIONAL NAME	اردو نام
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس 100/-
Obesity Course	موٹاپا کورس 60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس 80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس 150/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس 150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس 30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس 20/-
Polio Course	پولیو کورس 120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس 60/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس 30/-
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس 60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس 60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس 45/-
Asthma Course	دمہ کورس 60/-
T.B. Course	ٹی۔ بی کورس 50/-
Leucoderma Course	چھبیری کورس 60/-

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں
کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دار الشفاء نعمانیہ روڈ، نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ، کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور، ہسپتال روڈ۔
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز۔ مدنی مارکیٹ
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 607-606

سرمہ طفیل ۱۱ روپے
کورس ۳ شیشی

عرق لوز ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی	مفید معدہ ۶/- ۱۲/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-	حب بواسیر قیمت ۸۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/- روپے	حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶/- روپے
حبوب صندلین ۶/۵۰ روپے	اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے	ہاضمنا سیرپ ۵/- روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر
بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر ٹیکسی کمیٹی تھیل جوہی)
معرفت کوئٹہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گولبازار۔ ربوہ

اعلیٰ سامان، بہترین سروس
اور رعایتی کرایہ کے لئے صرف
کینوبی شامیانے | صوفہ سیٹ قالین | کراکری کرسیاں اور دوسرا سامان
سادات ٹینٹ سروس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
685511
فون
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائیٹر: ـــــ میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس۔ ۲۲۲

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف